ابن جریر طبری اور ان کی تفسیر جامع البیان

حمید الله عبدالقادر

آپ کا نام محمد بن جریر بن کثیر بن غالب اور کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ علم وفضل اور کثرت تصانیف کے اعتبار سے معروف اور بے مثال تھے۔ نوعمری میں ھی حصول علم کے لئے نکلے، بغداد میں اقامت پذیر ھوئے۔ آپ نے ۳۱۰ ھ میں بغداد ھی میں وفات پائی (۱)۔

امام طبری رحمه الله تعالی کے متعلق اکابر علماء کی آراء:

ابن کثیر لکھتے ھیں که: ,, امام طبری فصیح اللسان تھے اور کثیر تعداد میں ان کی مؤلفات تھیں اور ان کی تفسیر کی کوئی نظیر نہیں،، (۲)۔

خطیب بغدادی فرماتے ھیں: ,آپ کبار علماء میں سے تھے آپ کو سند سمجھا جاتا تھا اور آپ کی فضیلت اور علمیت کی وجه سے لوگ آپ کی رائے کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ آپ قرآن کے حافظ اور قراءت کے عالم، احکام قرآن سے آشنا اور سنت کے ماھر تھے (۳)۔

احمد بن قاضی لکھتے ھیں: چار اشخاص ھیں جن سے میں محبت کرتا ھوں اور ان کی بقاء اور سلامتی چاھتا ھوں۔ یه حضرات ھیں ابوجعفر بن جریر، بربری، ابوخیثمه اور معمری۔(۴) امام ذھبی لکھتے ھیں: آپ ثقه، صادق اور حافظ تھے۔ تفسیر اور فقه کے امام

تھے اور تاریخ میں علامہ تھے۔ (۵) ۔ الزرکلی لکھتے ہیں : ابن جریر بہت بڑے مؤرخ اور مفسر تھے۔ (٦) .

ابن جریر کی تألیفات (۷) :

(١) تفسیر القرآن جس کا نام ہے
,,جامع البیان عن تأویل أی القرآن،،۔

(٢) تاریخ الطبری جس کا نام ہے
,,اخبار الرسل والملوک،، ۔

(٣) اختلاف الفقہاء ۔

(۴) القراءات ۔

(۵) تہذیب الآثار ۔

ابن جریر کا مذہب :

ابن جریر ابتداءً شافعی المسلک تھے ، مگر بعد میں مجتہد مطلق کے مقام پر فائز ہوئے (۸) ۔

ابن جریر کے متعلق بعض کا خیال ہے کہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں . ابن حجر لکھتے ہیں : ابن جریر ثقہ اور صادق راوی ہیں ۔ البتہ وہ کچھ تشیع کی طرف مائل تھے لیکن یہ کوئی مضر نہیں (۹) ۔

امام ذہبی کا مؤقف سنئے : یہ ایک بدگمانی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ابن جریر اسلام کے قابل اعتماد اماموں میں سے ایک امام ہیں (١٠) ۔

اس کی ایک توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جن لوگوں نے کہا ہے کہ ابن جریر شیعہ تھے ان کو مغالطہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ محمد بن جریر الطبری نام کا ایک اور شخص بھی گذرا ہے جو رافضی

المذهب تھا،ممکن ہے اس نام کے اشتراک سے بعض لوگوں کو التباس ہوا ہو۔

جامع البیان عن تأویل آی القرآن :

تفسیر طبری کا شمار مشہور ترین کتب تفسیر میں ہوتا ہے۔ مفسرین کے نزدیک منقولی تفاسیر میں اس کو بنیادی مصدر و مأخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقلی تفاسیر میں بھی اس تفسیر کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ابن جریر کا استنباط اور اقوال کی ترجیح اور توجیہ پر مشتمل ہونا ہے۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس تفسیر کو مرجع اول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ تفسیر پہلے نایاب تھی ۔ علمی حلقے اس کے استفادہ سے محروم چلے آ رہے تھے ۔ بھلا ہو امیر محمود بن الامیر عبدالرشید نجدی کا، اتفاق سے ان کی لائبریری میں اس کا ایک مستند مخطوطہ مل گیا ۔ پھر اس مخطوطے کی روشنی میں کتاب نے تسوید و طباعت کے مراحل طے کئے اور اس کی اشاعت اس طرح عام ہو گئی اور اہل شوق کے ہاتھوں میں پہنچی (۱۱) .

تفسیر الطبری کے متعلق علماء کی آراء :

ابوحامد اسفرائینی کہا کرتے تھے : کہ اگر کوئی شخص تفسیر ابن جریر کو حاصل کرنے کے لئے چین کا سفر کرے تو یہ سودا مہنگا نہیں (۱۲) ۔

امام جلال الدین السیوطی اپنے شاگردوں کو تفسیر ابن جریر کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تفسیر میں اس کے ہم پلہ اور کوئی کتاب نہیں ہے (۱۳) .

امام نووی لکھتے ھیں : أجمعت الأمة على أنه لم يصنف مثل تفسير الطبرى (۱۴) ۔

ابن جریر کی تفسیر کے مقابلے میں روئے زمین پر کوئی دوسری تفسیر نہیں ـ اس بات پر امت کا اجماع ہے ـ

امام جلال الدین السیوطی اس تفسیر کے بارے میں لکھتے ھیں :
أجل التفاسیر وأعظمها فانه یتعرض لتوجیه الأقوال و ترجیح بعضها علی بعض ، والاعراب ، والاستنباط ، فهو یفوق بذلک تفاسیر الأقدمین (١٥) ـ

دور حاضر کے مفسر مفتی عبده نے بھی اس تفسیر کی جلالت شان کا اعتراف کیا ہے (١٦) ـ

تفسیر حقانی کے مصنف لکھتے ھیں : یه تفسیر منقولات میں بہت عمده ہے اس کی بیشتر روایات صحیح ھیں (١٧) ـ

صاحب احسن التفاسیر لکھتے ھیں : تفسیر ابن جریر میں یه خوبی ہے که جس آیت کی تفسیر میں سلف کے چند قول ھیں وھاں ترجیح کے قابل قول کی ترجیح ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اچھی طرح بیان کر دی ہے (١٨) ـ

جناب مولانا حنیف ندوی فرماتے ھیں : امام طبری کو تاریخ و تفسیر میں جو مقام حاصل تھا ان کا کوئی شریک و سہیم نه تھا ـ یہی وجه ہے که ان کو ابو التفسیر اور ابو التاریخ کے لقب سے پکارا جاتا تھا (١٩) ـ

تفسیر طبری کے متعلق مولانا ندوی صاحب مزید لکھتے ھیں :
امام طبری کی پہلے یه کوشش ھوتی ہے که تشریح طلب آیت یا آیات کے مدلول و معانی کو متعین کریں پھر اس کی تائید میں قرآن کی آیات پیش کریں ـ اقوال صحابه اور تابعین کی تصریحات کا ذکر کریں اور ان میں وجوه ترجیح کو نکھاریں اور یه بتائیں که لغت اور ادب کے نقطه نظر سے کس مدلول کو اھمیت حاصل ہے ـ اس

ضمن میں ان کی عادت یہ ہے کہ اکثر جاہلیت کے اشعار کو بطور استشہاد کے لاتے ھیں ۔ نحو واعراب سے بھی بحث کرتے ھیں اور یہ بھی بتاتے ھیں کہ یہ آیت کس فقہی دلالت کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے ۔ اس ضمن میں شذوذ سے دامن کشاں رہتے ھیں ۔ اور اکثر ایسا مسلک اختیار کرتے ھیں جس پر یا تو امت کا اجماع ھو اور یا پھر اس میں سلف کے مزاج کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ھو اور انداز استدلال ایسا ھو کہ اس کی تردید آسان نہ ھو (۲۰) ۔

مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ھیں : تفسیر ابن جریر بعد کی تفاسیر کے لئے بنیادی مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے ۔ وہ آیات کی تفسیر میں علماء کے مختلف اقوال نقل کرتے ھیں اور جو ان کے نزدیک راجح ھوتا ہے اسے دلائل سے ثابت کرتے ھیں ۔ البتہ ان کی تفسیر میں صحیح وسقم ھر طرح کی روایات جمع ھو گئی ھیں ۔ اس لئے ان کی بیان کی ھوئی ھر روایت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ دراصل اس تفسیر سے ان کا مقصد یہ تھا کہ تفسیر قرآن کے بارے میں جس قدر روایات ـــــ انہیں دستیاب ھو سکیں ان سب کو جمع کر دیا جائے تاکہ اس جمع شدہ مواد سے کام لیا جا سکے ۔ البتہ انہوں نے ھر روایت کے ساتھ اس کی سند ذکر کی ہے تاکہ جو شخص چاھے راویوں کی تحقیق کرکے روایت کے صحیح یا غلط ھونے کا فیصلہ کر سکے (۲۱) ۔

تفسیر جامع البیان کے نمایاں پہلو :

۱ ۔ جامع تفسیر ہے : یہ قدیم تفسیروں میں سے سب سے جامع اور مکمل تفسیر ہے اور صحیح تفاسیر میں سے ہے (۲۲) ۔

۲ ۔ ماثور تفسیر ہے : تفسیر ماثور سے مراد وہ تفسیر ہے جس میں نصوص و آثار کو مدنظر رکھا گیا ھو ۔ اس اعتبار سے تفسیر ابن جریر

تفسیر ماثور کہلانے کی مستحق ہے۔ ابن جریر نے اس تفسیر میں سنت ، اقوال صحابہ اور تابعین کو منضبط کیا ہے۔

۳۔ تفسیر بالرائے کرنے والوں پر شدید تنقید کرتے ہیں۔ ابن جریر کے ہاں وہی تفسیر قابل قبول ہے جو صحابہ کرام اور تابعین عظام سے منقول ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے : **ثم یأتی من بعد ذلک عام فیه یغاث الناس وفیه یعصرون** (۲۳)۔

اور جن لوگوں نے ,,یعصرون،، کا مفہوم بارش کی وجہ سے قحط سے نجات پانے کا لیا ہے ان کی تردید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ صحیح مفہوم یہ ہے کہ ,,أغیث الناس وعصروا،، کہ بادل برسا اور بارش ہوئی (۲۴) ۔

اور اسی طرح آیت کریمہ : **ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردةً خٰسئین** (۲۵) ۔

مجاهد کہتے ہیں کہ ان کے دل مسخ ہوئے خود بندر نہیں ہوئے تمثیل کے انداز میں یوں فرمایا جیسے قرآن مجید میں ارشاد رب العالمین ہے : **کمثل الحمار یحمل اسفارا** (۲٦) ۔

اس پر امام طبری رحمه الله لکھتے ہیں کہ مجاهد کا قول قرآن کے ظاہرہ مدلول کے بالکل خلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان کو حقیقتاً مسخ کیا گیا تھا (۲۷) ۔

اسانید پر جرح و تعدیل :

ابن جریر کبھی کبھی سند کا بھی تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ راوی عادل ہو تو اس کی عدالت کا تذکرہ اور قابل جرح ہو تو اس پر جرح وتنقید بھی کرتے ہیں (۲۸) ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : **فهل نجعل لک خرجاً علی أن تجعل بیننا وبینهم سدّا** (۲۹) ۔ ابن جریر

بسند خود عکرمه کا قول نقل کرتے ہیں که انسانوں کی تعمیر کردہ دیوار کو سدّ (بفتح السین) اور جو اللہ تعالی کی بنا کردہ ہو اس کو سُدّ (بضم السّین) کہا جاتا ہے۔ مگر اس روایت کو محل نظر ٹھہراتے ہیں ۔ اور پھر لکھتے ہیں که (سَدّ) اور (سُدّ) میں کوئی فرق نہیں دونوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی الحاجز بین الشیئین (۳۰) ۔

اجماعی مسئله کو ترجیح دیتے ہیں :

امام ابن جریر عموماً اجماعی مسئله کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : **فان طلّقها فلا تحل له من بعد حتّی تنکح زوجا غیره** (۳۱) ۔

اب مسئله یہاں یه ہے که نکاح سے مراد کون سا نکاح ہے ؟ جماع یا عقد تزویج (کیونکه نکاح کا لفظ دونوں کو شامل ہیں) تو ابن جریر کے ہاں دونوں مراد ہیں اس لئے که اگر عورت کا کسی مرد سے نکاح ہو اور وہ مرد مباشرت کئے بغیر طلاق دیدے تو یه عورت زوج اول کے لئے حلال نہیں ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس عورت سے زنا کرتا ہے (تو جماع والا مفہوم پایا گیا مگر عقد تزویج والا مفہوم مفقود ہے) تو اس صورت میں بھی زوج اول کے لئے وہ عورت حلال نہیں دلیل کے طور پر ابن جریر فرماتے ہیں که اس پر اجماع ہے۔ لہذا معلوم ہوا که اللہ تعالی کے ارشاد کا مطلب نکاح صحیح ، پھر جماع اور پھر طلاق ہے (۳۲) ۔

اسرائیلی روایات اور ابن جریر :

ابن جریر جامع البیان کے اندر اسرائیلی روایات کم لاتے ہیں ۔ اگر وہ اسرائیلی روایات اور واقعات بیان کرتے بھی ہیں تو سند بھی بیان کرتے ہیں تاکه قاری خود کھری اور کھوٹی بات کو پرکھ سکے (۳۳) ۔

غیر ضروری مباحث سے اجتناب :

ابن جریر الطبری جامع البیان کے اندر غیر ضروری مباحث سے اجتناب کرتے ھیں ۔ مثلاً آیت کریمہ : **ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء** (۳۴) . کی تفسیر کرتے ہوئے انہوں نے ان اقوال کا ذکر کیا ہے کہ وہ کھانا جو آسمان سے اترا تھا وہ کیا تھا ؟ آخر میں وہ لکھتے ھیں کہ اس بات کی تہہ تک پہنچنے سے کچھ حاصل نہیں کہ وہ کھانا کیا تھا ۔ اس کا علم حاصل ھونے سے کچھ فائدہ نہیں اور ناآشنا رھنے میں کچھ مضائقہ بھی نہیں (۳۵) ۔

کلام عرب سے استشہاد :

ابن جریر الطبری جامع البیان کے اندر آثار منقول کے ساتھ ساتھ لغت عرب سے بھی استدلال کرتے ھیں ۔ قرآن مجید کی کسی عبارت کے سمجھنے میں دقت محسوس ھو تو عربی زبان سے استفادہ کرتے ھیں ۔ جیسے کلام اللہ کی آیت کریمہ : **حتی اذا جاء امرنا وفار التنّور** (۳۶) میں لفظ ,, التنور،، کی وضاحت کیلئے درج ذیل اقوال درج کرتے ھیں ۔

(أ) وجه الارض (سطح زمین)

(ب) تنویر الصبح (صبح کا روشن ھو جانا)

(ج) اعلى الأرض وأشرفها (زمین کا بالائی اور عمدہ حصہ)

(د) عبارة عما یختبز فیه (وہ بھٹی جس میں روٹیاں پکائی جاتی ھیں)

پھر ابن جریر آخری قول کو ترجیح دیتے ھیں اسلئے کہ کلام عرب میں یہی معروف ہے (۳۷) ۔

اشعار جاھلیه سے استدلال :

ابن جریر جامع البیان میں مفہوم کی وضاحت کے لئے شواھد و

استدلال کے طور پر اشعار قدیمہ سے بھی کام لیتے ھیں ۔ مثلاً آیت کریمہ **فلا تجعلوا لله اندادا** (٣٨) میں لفظ ,,ندّ) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ھیں کہ انداد جمع ہے ,,ندّ،، کی جس کے معنی نظیر اور مثیل کے ھیں جیسے حضرت حسان بن ثابت نے کہا :

أتهجوه ولست له بندّ فشر كما لخير كما الفداء

اس شعر کے اندر ,,ند،، کو مثیل و عدیل (یانظیر) کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے ۔ لست له بمثل ولاعدل وكل شيىء كان نظيرا لشيىء وشبيها ، فهو له ندّ (٣٩) ۔

نحوی مذاھب کا تذکرہ اور ان سے استدلال :

آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ابن جریر نحویوں کا مذھب بھی کبھی کبھار بیان کرتے ھیں اور ان کو ترجیحی بنیاد بناتے ھیں ۔ ان مباحث کے مطالعہ سے یہ بات اظھر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ابن جریر کو عربی قواعد پر عبور تامّہ حاصل تھا ۔

تفسیر جامع البیان اور فقہی مسائل :

ابن جریر اپنی تفسیر میں قرآنی آیات سے مسائل کا استنباط بھی اور راجح مسلک کا تذکرہ بھی کرتے ھیں ۔ مثلاً الله تعالی کا فرمان : (**والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة**)(٤٠) اور دوسری آیت : (**فيها دفء ومنافع ومنها تأكلون**) (٤١)، کی روشنی میں گھوڑے کے گوشت کی حرمت ثابت نہیں ھوتی حالانکہ بعض فقہاء نے انھی آیات سے استدلال کرتے ہوئے گھوڑے کے گوشت کی حرمت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (٤٢) ۔

علم کلام اور جامع البیان :

ابن جریر اس میدان کے بھی شہ سوار تھے اور علم کلام پر ان کی تفسیر کے اندر سیر حاصل بحث موجود ہے ۔ ملاحظہ کیجئے تفسیر آیت کریمہ : (**غير المغضوب عليهم ولا الضالين**) (الفاتحه) (٤٣) ۔

فہرست مراجع

١ ـ ابن کثیر : **البداية والنهاية** (مکتبة المعارف، بيروت، ١٩٧٧ء ، ١٣٥/١١ ـ
الذهبی : سير اعلام النبلاء مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٩٨٣ء) ٢٦٧/١٣ـ
ديگر اهم مراجع : تذکرة الحفاظ : ٣٥٧/٢ ، ارشاد الاريب : ٣٢٢/٦، الوفيات : ٣٥٦/١ ،
طبقات السبکی : ١٣٥/٢ ـ ١٤٠ ، غاية النهاية : ١٠٦/٢ ، لسان الميزان : ١٠٠/٥ ، ميزان
الاعتدال : ٣٩٩/٣ ، تاريخ بغداد : ١٦٢/٢ ، الاعلام : ٢٩٣/٦ ـ

٢ ـ **البداية والنهاية** : ١٣٥/١١ ـ

٣ ـ خطيب بغدادی : تاريخ بغداد (مطبعة السعادة ، مصر ، ١٣٣٩هـ) ،١٦٣/٢ ـ

٣ ـ **سير اعلام النبلاء** : ٢٧٥/١٣ ـ

٥ ـ **سير اعلام النبلاء**: ٢٧٠/١٣ ـ

٦ ـ **الزرکلی : الاعلام** ، (مصر ، ١٩٥٩ء) ، ٢٩٣/٦ ـ

٧ ـ **الاعلام** : ٢٩٣/٦ ، کارل بروکلمان : تاريخ الأدب العربی (مصر، ١٩٦٢ء)، ٣٥/٣ ـ ٥١ ـ

٨ ـ السبکی : **الطبقات** (المطبعة الحسينية) ١٣٥/٢ ـ١٣٦ ـ

٩ ـ **لسان الميزان** (دکن ، ١٣٣٠هـ) ، ١٠٠/٥ ـ

١٠ ـ ميزان الاعتدال ، (القاهره، ١٣٨٢هـ) ، ٣٩٩/٣ ـ

١١ ـ کارل بروکلمان : تاريخ الادب العربی ، ٣٥/٣ ـ ٥١ ، مولانا حنيف ندوی : **مطالعه قرآن** (اداره
ثقافت اسلاميه ، لاهور) ، ص ٢٨٦ .

١٢ ـ لسان الميزان ، ١٠٢/٥ .

١٣ ـ السيوطی : الاتقان فی علوم القرآن (مصر ، ١٩٧٥ء) ، ٢٣٣/٣ .

١٣ ـ الاتقان ، ٢٣٣/٣ ـ

١٥ ـ الحسينی : **تذکرة المفسرين** (دار الارشاد ، پاکستان) ص ٦٣ .

١٦ ـ السيوطی : الاتقان ، ٢٣٣/٣ ـ ٢٣٥ .

١٧ ـ عبدالحق دهلوی : **تفسير حقانی** (کراچی) مقدمه ٢٠٩/١ .

١٨ ـ احسن التفاسير : (مکتبه سلفيه ، لاهور ، ١٣٩٠هـ) مقدمه ٣٣/١.

١٩ ـ مطالعه قرآن ، ص ٢٨٥ .

٢٠ ـ مطالعه قرآن ، ص ٢٨٧ ـ ٢٨٨ .

٢١ ـ مفتی شفيع : معارف القرآن (کراچی) مقدمه ٥٧/١.

٢٢ ـ الاتقان ، ٢٣٢/٣.

٢٣ ـ سورة يوسف : ٣٩

٢٣ ـ جامع البيان (مصطفى البابی ، مصر ، ١٣٧٣هـ) ، ٢٣٢/١٢ .

٢٥ ـ سورة بقره : ٦٥ .

٢٦ ـ سورة جمعه : ٥

٢٧ ـ جامع البيان ، ٣٣٢/١

۲۸ ـ محمد حسین ذهبی : التفسیر والمفسرون (مصر، ۱۳۹۶هـ) ، ۱/۲۱۲

۲۹ ـ سورة الکهف : ۹۴ .

۳۰ ـ جامع البیان ، ۱۳/۱۶

۳۱ ـ سورة بقره : ۲۳۰

۳۲ ـ جامع البیان ، ۲/۴۷۴ ـ ۴۷۵

۳۳ ـ جامع البیان ، ۱۵/۳۱ (آیت نمبر ۷ : سورة اسراء).

۳۴ ـ سورة مائدة : ۱۱۲ .

۳۵ ـ جامع البیان ، ۷/۱۲۹ ـ ۱۳۱ .

۳۶ ـ سورة هود : ۴۰

۳۷ ـ جامع البیان ، ۲/۴۰ ـ ۴۱

۳۸ ـ سورة بقره : ۲۲

۳۹ ـ جامع البیان ، ۱/۱۶۳

۴۰ ـ سورة نحل : ۸

۴۱ ـ سورة نحل : ۵

۴۲ ـ جامع البیان ، ۱۴/۷۹ ، ۸۱ ، ۸۲

۴۳ ـ جامع البیان ، ۱/۷۶ ـ ۸۶ .

کتاب الاموال (اردو)

تصنیف : امام ابو عبید قاسم بن سلام

ترجمه : عبدالرحمن طاهر سورتی مرحوم

صفحات: 937 سائز (7x9) قیمت مجلد 225.00 روپے
غیرمجلد 212.00 روپے

یه کتاب صدر اسلام کے مالیاتی نظام پر حواله کی جامع اور مستند کتاب ہے اس میں غیر مسلموں سے وصول کئے جانے والے محصولات، مفتوحه اراضی کی اقسام اور ان کے بندوبست کی تفصیلات کے علاوه مسلمانوں سے لئے جانے والے مالی واجبات یعنی زکوة و صدقات کا تفصیلی ذکر ہے اور ان اهم مسائل پر فاضل مصنف کا محاکمه کتاب کی عظمت کا ضامن ہے۔ اردو ترجمه نہایت ساده ، سلیس اور رواں ہے اور فاضل مترجم نے مقدمه میں کتاب کی اهمیت کو دور حاضر کے سیاق و سباق میں واضح کیا ہے اسلام کے مالی نظام سے دلچسپی رکھنے والے قارئین اور اسکالروں کے علاوه یه کتاب زکوة انتظامیه اور زکوة کمیٹیوں کے لئے ایک کلیدی راهنما کی حیثیت رکھتی ہے۔